

برسات کا تمثیل

نظریہ اکبر آبادی

ولادت: 1735ء ☆ وفات: 1830ء



حالات زندگی / تعارف نظریہ اکبر آبادی کا اصل نام سید ولی محمد تھا۔ ان کے والد کا نام سید محمد فاروق تھا جو اکبر آباد کے ایک متوسط گرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ نظریہ اکبر آبادی 1735ء میں پیدا ہوئے اور بڑے لاد پیار سے پرورش پائی۔ اس زمانے کے دستور کے مطابق فارسی کی تعلیم میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ عربی کی تعلیم پر بھی توجہ دی۔ پیشے کے لحاظ سے معلم تھے۔

بے نیازی اور قناعت ان میں فطری تھی۔ سرکار دربار سے بھی واسطہ نہ رکھا۔ اپنے پیشے سے جو ملا اسی پر زندگی بُر کرتے رہے۔ اپنا کام خود بھی جمع نہ کیا البتہ ان کے بعد ان کے شاگردوں اور مدارحوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی کلیات شائع کیں۔

لینقیفات ان کی نظمیں "آدمی نامہ"، "پیسہ نامہ"، "روٹی نامہ"، "بنجارہ نامہ" ایسی نظمیں ہیں جو خالص عوامی زبان میں لکھی گئیں اور ان میں مکمل عوامی رنگ جھلکتا ہے۔

کلام کی خصوصیات نظریہ اکبر آبادی آسمان شاعری کے پہلے عوامی شاعر ہیں جنہوں نے بازاری بول چال کو ادبی مقام عطا کیا۔

ذخیرہ الفاظ نظریہ اکبر آبادی کا ذخیرہ الفاظ اس قدر وسیع ہے کہ اس خوبی میں کوئی دوسرا شاعر ان کا حریف نہیں۔ وہ علماء کے مہذب طبقے سے لے کر چھوٹے طبقے کے ہزاروں، کسانوں اور ہر قسم کے پیشووروں کی عوامی بولی پر پورا عبور رکھتے ہیں اور ان کے روزمرہ الفاظ کو بے تکلف اور بے تکان اپنی شاعری میں استعمال کرتے ہیں۔

موضوعات کی وسعت نظریہ اکبر آبادی کی معلومات بے حد وسیع ہیں اس لئے ان کے موضوعات شاعری میں رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے دور کے تمام پیشوؤں، ہر قوم کے مشغلوں، مقامی تہواروں اور موسموں کے علاوہ عوام کے سماجی اور معاشی مسائل کو بھی اپنا موضوع شاعری بنایا ہے۔ اس معاملے میں وہ باقی تمام شاعروں سے ممتاز ہیں۔

دنیا کی بے ثباتی زمانے کی نیرنگی اور دنیا کی بے ثباتی ایسے موضوعات ہیں جن پر نظریہ اکبر آبادی نے اکثر و بیشتر طبع آزمائی کی ہے اور اس عالم کی ناپاسیداری کے بڑے عبر تاک رفتے دھائے ہیں۔ ان کی نظم "بنجارہ نامہ" اس موضوع کی بڑی کامیاب نظم ہے۔

پند و نیجیت نظریہ اکبر آبادی نے اخلاقی موضوعات کو بھی نظم کا لباس پہنایا ہے۔ نیکی کی تلقین کرتے وقت نظریہ اکبر آبادی کا انداز بیان بڑا سادہ اور موثر ہوتا ہے۔

مختصر تعارف

نظیرا کبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ ان کی شاعری ان کے ماحول کی پیداوار ہے جس میں تہذیب و معاشرت کے تمام اچھے بُرے پہلو نظر آتے ہیں۔ عوامی زندگی کی عکاسی اور زبانی جیسی نظیرا کبر آبادی کے ہاں ملتی ہے اور کسی اور شاعر کے ہاں نہیں۔ جمہوریت کی طرح ان کی شاعری بھی عوام کی ہے۔ عوام کے لئے اور عوام کی زبان میں ہے۔ ان کی شاعری لگانگ ہے۔ سادہ اور آسان زبان میں وہ زندگی کی تمام رنگینیوں کو سمیٹ کر خوبصورت موثر اور لشیں انداز میں پیش کرتے ہیں۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

مرکزی خیال

”برسات کا تماشا“ نظیراً کبراً بادی کی ایک خوبصورت نظم ہے جس میں انہوں نے برسات کے مناظر بیان کئے ہیں۔ بارش کے دنوں میں برسات کی وجہ سے جہاں انسانی دل و دماغ پر بڑے ہی خوش کن اثرات پڑتے ہیں تو وہیں ماحول بھی نکھر ستر جاتا ہے۔ درخت، پودے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ پوندے چھپھانے لگتے ہیں۔ پکوان تیار کئے جاتے ہیں۔ نظیراً کبراً بادی نے برسات کے انہی مناظر کا ذکر ہلکے ہلکے انداز میں کیا ہے۔

خلاصہ

بارش سے پہلے شدید گرمی ہوتی ہے۔ پھر ہوا بہت بڑے علاقہ سے بادلوں کو لے آتی ہے۔ یہ بارش کا مہینہ ہے۔ ہوا بتارہی ہے کہ بارش آنے والی ہے۔ برسات جب ہوتی ہے تو ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کیں چلنے لگتی ہیں۔ درخت، پودے، پھول، بوٹے دھل کر نکھر جاتے ہیں۔ سبزے اور زیادہ سبز دکھائی دیتے ہیں۔ باغات صاف سترھے اور ہرے بھرے لگتے ہیں۔ جب ریگستانوں میں بارش کے آثار دکھائی دینے لگتے ہیں تو بقول شاعر سب بارش کا انتظار کرنے لگتے ہیں اور اس موسم کے جانور بہر نکل آتے ہیں۔ ساون کے بادل کالی کالی گھٹاؤں میں بدلت کر موسم کو خوبصورت کر دیتے ہیں۔ برسات میں بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں، گویا قدرت کا ایک حسین سماں بندھ جاتا ہے۔ ایک طرف بادل گرجتے ہیں تو دوسرا طرف کوکل کوک رہی ہوتی ہے۔ پھر رم جھم بارش کی جھڑی شروع ہو جاتی ہے۔ بارش تیز ہو جاتی ہے۔ ایسے میں کبھی کبھار بگلوں کی قطار اڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ کوکل کوکتی ہے تو سورج چلھاڑتا ہے اور یوں برسات کے تماشے میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کی کسی نہ کسی طرح حفاظت کرتے ہیں تاکہ بارش میں انہیں تقصیان نہ پہنچے۔ یہ موسم میوے اور بچلوں کا موسم ہے۔ آم، انگور اور سردے کثرت سے کھائے جاتے ہیں۔ لوگ ساون کی برسات سے مزید لطف انداز ہونے کے لئے طرح طرح کے پکوان، جیسا کہ خاصے، پلاوزر وہ، بناتے ہیں۔ ایسے میں شاعر کہتے ہیں کہ آؤ ہم بھی برسات کا مزاں اور چل کر بارش کا تماشا دیکھیں۔

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوشید	سورج	نگر	شہر، بستی
نگر	مشرقی ہوا، صبح کی ہوا	صبا	پہاڑ
کوہ	پہاڑ، بادل	میگھ	ساون
میگھ	ساون	بینخ	بارش، برسات
بینخ	بندہ (ایک پوندہ)	گوکلا	آم
گوکلا	انہ		

کثیر الانتخابی سوالات

دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1 نظیراً براً بادی کا اصلی نام تھا:

- (الف) سید محمد ✓ (ب) سید ولی محمد
نظیراً براً بادی کا تعلق گھرانے سے تھا:

- (الف) امیر ✓ (ب) غریب
نظیراً براً بادی کا سن پیدائش ہے:

- (الف) 1734ء ✓ (ب) 1735ء
نظیراً براً بادی کا سن وفات ہے:

- (الف) 1828ء ✓ (ب) 1829ء
اردو شاعری میں نظیراً براً بادی اس لقب سے مشہور ہیں:

- (الف) قومی شاعر ✓ (ب) انقلابی شاعر
نصاب میں شامل نظم "برسات کا تماشا" کے شاعر ہیں:

- (الف) میرانیس ✓ (ب) جمیل الدین عالیٰ
نظیراً براً بادی نصاب میں شامل اس نظم کے شاعر ہیں:

- (الف) گرمی کی شدت ✓ (ب) سرراہ شہادت
برسات کی بہاریں، آدمی نامہ، بنگارہ نامہ، بہنس نامہ اس شاعر کی معروف نظمیں ہیں:

- (الف) میرانیس ✓ (ب) نظیراً براً بادی
لظم "برسات کا تماشا" ہیئت کے اعتبار سے ہے: یا

- (الف) رباعی ✓ (ب) مدرس
محمس کے ہربند میں مصرع ہوتے ہیں:

- (الف) چار ✓ (ب) پانچ
نصابی کتاب کی مشق کے کثیر الانتخابی سوالات

11 بارش کی وجہ سے تازے تازے موجود ہیں:

- (الف) پھل ✓ (ب) میوے

12 کالی گھٹا سے چنگھاڑ رہے ہیں:

- (الف) ہاتھ ✓ (ب) مور

13 کالی گھٹا میں اڑ رہی تھیں:

- (الف) کولیں ✓ (ب) بدیں

(نظم کے پانچویں بند میں شاعر کہتے ہیں کہ کالی گھٹا میں بگلوں کی قطاریں اڑ رہی ہیں۔ لیکن سندھ نیکست بک بورڈ کی نئی کتاب میں بگلوں کا اشارہ موجود نہیں ہے)

14 صبا سے ہوا مراد ہے:

- (الف) سمندر کی ✓ (ب) باغ کی

15 بارش میں تیار ہوتے ہیں:

- (الف) پھل ✓ (ب) پھول

- (الف) ریگستان کی ✓ (ب) صحرا کی

- (الف) پکوان ✓ (ب) پکوان

بند (جزو) کی تشریح

بند نمبر 1

خورشید گرم ہو کر لکلا ہے اپنے گھر سے لیتا ہے مول بادل کر کر تلاش ، زر سے آئی ہوا بھی لے کر بادل کو ہر گھر سے آدھے آسازھ تو اب دشمن کے گھر سے بے آیارا چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی نے اس بند میں برسات سے قبل کے مناظر بیان کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات ہونے سے پہلے شدید گرمی ہوتی ہے۔ سورج آگ برسار ہا ہوتا ہے۔ ہوا بستی بستی نگرنگر سے بادلوں کو گھیر کر ایک جگہ جمع کرتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اسازھ کا مہینہ ہے جو ہندی گلینڈر کے حساب سے ساون سے پہلے آتا ہے۔ گرمی ہے، پیش ہے، بگر بادل جمع ہو رہے ہیں۔ بارش کی توقع ہے۔ ما جوں بہتر ہو رہا ہے۔

بند نمبر 2

قادم صبا کے دوڑے ہر طرف منه اٹھا کر ہر کوہ و دشت کو بھی کہتے ہیں یوں سا کر ہاں سبز جوڑے پہنو ہر دم نہا کر کوئی دم کو میکھ راجا دیکھا گا سب کو آ کر آیارا چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی اس بند میں برسات سے پہلے کا ما جوں بیان کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے جو برسات کا پیغام لاتی ہے۔ یہ ہوا ہر طرف جاری ہے۔ پہاڑوں میں، صحراؤں میں، جنگلوں میں، بستیوں میں اور گرمی سے ستائے لوگوں کو بارش کی آمد کی خبر دے رہی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ برسات ہوتے ہی منظر کتنا خوبصورت ہو جاتا ہے۔ ما جوں کتنا لکش ہو جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہر طرف بہار ہی بہار ہے۔ برسات ہوتے ہی مصفا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں چلنے لگتی ہیں۔ بارش کا پانی درختوں، پودوں، پھولوں، کلیوں، بوٹوں سب کو دھوڑا تاہے۔ باغات نکھرے سترے نظر آتے ہیں۔ شاعر اس کو نہاد ہو کر تیار ہونے سے تشیید دے رہے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ بس بارش ہونے ہی والی ہے۔

بند نمبر 3

جب یہ نوید پنجی صحرا میں ایک باری ہونے لگی وہاں پھر برسات کی تیاری چشموں میں کوہ کے بھی ہوئی سب کی انتظاری موسم کے جانور بھی آتے ہیں باری باری آیارا چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی کہتے ہیں کہ ریگستانوں میں بھی برسات ہونے کی خوشخبری پہنچ گئی ہے۔ پیاس صحراء پیاس بچانے کے لئے بیتاب ہو رہے ہیں۔ پانی کے تالاب و چشمے جو سوکھ رہے تھے اب پھر بھر جائیں گے، وہ بھی بارش کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اس موسم میں جو جانور نکلتے ہیں وہ بھی نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ نشانی ہے کہ بس پانی اب بر سے کوئی ہے اور پیاس کی پیاس بچنے کو ہے۔

بنہ نمبر 4 سائنون کے بادلوں سے پھر آ گھٹا جو چھائی بجلی نے اپنی صورت پھر آن کر دکھائی ہو مت زعد گرجا کویل کی کوک آئی بدلتے کیا مزے کی رم جھم جھڑی لگائی آیارا! چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی برسات کے دنوں کی مظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ساون کے بادل ہر سمت سے آآ کر جمع ہوتے ہیں اور آسمانی بجلی چمکتی ہے اور بادل گرفتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ موسم کے اثر سے بجلی بھی مت ہو کر کڑک رہی ہے۔ وہاں بادلوں کی گرج ہے تو دوسری طرف کوئل کی کوک سنائی دے رہی ہے۔ ایک عجیب سماں بندھ گیا ہے جس سے ہم لطف اندوڑ ہوتے ہیں۔ ابھی ہم اسی تاثر میں ہوتے ہیں کہ بارش کی جھڑی رم جھم برسنا شروع کر دیتی ہے۔ غرضیکہ برسات کے ساتھ آنے والی چیزیں برسات کے ماحول کو جاگر کرتی ہیں اور اس موسم کے تاثر اور حسن کو بڑھادیتی ہیں۔

بنہ نمبر 5 کالی گھٹا ہے ہر دم ، بر سے ہیں مینھ کی دھاریں اور جس میں اُڑ رہی ہیں بگلوں کی سو قطاریں کویل پیسیہ کوکیں اور کوک کر پکاریں اور مور مت ہو کر جوں کوکلا چنگھاڑیں آیارا! چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی ساون کے مہینے میں برسات کی مظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کالی گھٹاؤں کی وجہ سے اندر ہیرے کا ساتھاڑ ہے، موسم سہانا ہے، بارش کی جھڑیاں برس رہی ہیں اور اس برسی بارش میں آسمان پر بلگے قطار در قطار اڑ رہے ہیں جو ایک خوبصورت سماں پیش کر رہے ہیں۔ کوئل اور پیسیہ کوک کوک کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جنگل میں مور چنگھاڑ رہے ہیں اور مت ہو کر ناج رہے ہیں۔ ہر چیز اور ہر جاندار ساون میں بارش کے حسن کو اور نکھار رہے ہیں۔ برسات کا یہ تماشا ہم سب کے دلوں کو بخاتا ہے اور مسحور کر دیتا ہے۔

بنہ نمبر 6 بنگلے سمحوں نے ہر جا اوپنے چھوائے زر ، دے میوے مٹھائی انہہ انگور اور سردے پکوان تازے تازے خاصے ، پلاو ، زردے بر سے ہے اب باراں سکھلوا دیئے ہیں پردے آیارا! چل کے دیکھیں برسات کا تماشا

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "برسات کا تماشا" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے شاعر نظیراً کبراً بادی ہیں۔

حوالہ شاعر: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نظیراً کبراً بادی کہتے ہیں کہ برسات کا موسم گرمی کی شدت کو کم کر دیتا ہے جہاں چند پرند اور پیڑ پودے اس موسم میں جھوم اٹھتے ہیں اور اپنے اپنے انداز میں خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہاں انسان بھی اپنے انداز میں اس موسم سے لطف اندوڑ ہوتے ہیں۔ اوپنے اوپنے بنگلوں کے مکین ہوں یا جھونپڑیوں کے باسی، ہر ایک اپنے اپنے انداز اور حیثیت کے مطابق خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ کہیں میوے، مٹھائیاں اور چائے کا دور چلتا ہے تو کہیں آم، انگور اور سردے وغیرہ کھا کر موسم سے لطف اندوڑ ہوا جاتا ہے۔ لوگ گھروں میں طرح طرح کے بکوان بناتے ہیں جیسا کہ خاصے، پلاو اور زردہ وغیرہ۔ آج کل کے دور میں پکوڑے ان پکوانوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ نظیراً کبراً بادی کا مشاہدہ بہت گھرا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ گرمی اور دھوپ کی وجہ سے جہاں کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے پڑے تھے، بارش کے حسین موسم نے وہ سارے پردے انٹھوادیئے ہیں۔ جو لوک کسی وجہ سے گھر سے باہر نہیں آسکتے تھے وہ بھی ان کھلی ہوئی کھڑکیوں اور دروازوں سے بارش سے لطف اندوڑ ہو رہے ہیں۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

سوال 1

(الف) خورشید کس طرح گھر سے نکلا ہے؟

جواب خورشید یعنی سورج بہت گرم ہو کر اپنے گھر سے نکلا ہے۔

(ب) اس نظم میں "صبا کے قاصد" سے کیا مراد ہے؟

جواب اس نظم میں "صبا کے قاصد" سے مراد ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے ہیں جو بارش سے پہلے محسوس ہوتے ہیں۔

(ج) اس نظم کے چوتھے بند میں کیا منظر دکھایا گیا ہے؟

جواب کے لئے "چوتھے بند کی تشریع" ملاحظہ کیجئے۔

(د) صبا نے کوہ و دشت اور صحرائیں کیا نوید سنائی؟

جواب صبا نے کوہ و دشت اور صحرائیں بارش کی نوید سنائی کہ تیار ہو جاؤ بارش ہونے والی ہے۔

(ه) کون کون سے جانور برسات سے لطف اٹھا رہے تھے؟

جواب کوئل، چیبی، مور اور موسم کے دوسرے جانور برسات سے لطف اٹھا رہے تھے۔

(ج) ساخت کے لحاظ سے اس نظم کا کیا نام ہے؟

جواب ساخت کے لحاظ سے یہ نظم ایک "خمس" ہے۔ مخمس نظم کی وہ قسم ہوتی ہے جس کا ہر بند پانچ مصروعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایسی نظم کے پہلے بند کے پانچوں مصروعہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہر بند کے چار مصروعہم قافیہ ہوتے ہیں اور پانچواں مصروعہ پہلے بند کے پانچوں مصروعہ کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔

سوال 2 آپ برسات سے کیسے لطف انداز ہوتے ہیں؟

جواب آج کل کے میئنی دور میں اور خصوصاً شہروں میں قدرت اور قدرتی نظاروں سے انسان دور ہے۔ بارش کے موسم میں ان علاقوں میں خوبصورت سماں تو نظر نہیں آتے مگر ہم اپنے تیسیں برسات سے لطف انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ عموماً گھر سے باہر یا گھر کی چھت پر چلے جاتے ہیں اور سب گھروالے لملک کر بارش کے پانی سے خوب لطف انداز ہوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں کھانے پینے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ چائے زیادہ اور بار بار پی جاتی ہے۔ پکوڑے، سوسے، بریانی، پلاو، زردہ اور حلوا کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور سب گھروالے لملک بیٹھ کر لطف انداز ہوتے ہیں۔

سوال 3

درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

جواب جواب کے لئے "کثیر الانتسابی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

سوال 4 سطر (الف) کے الفاظ سے سطر (ب) کے الفاظ کے جوڑے بنائیے:

(الف) چنگھار، بادل، دشت، صبا، رعد، جھڑی

(ب) صhra، گرج، مینھ، ہوا، مور

جواب چنگھار، مور بادل، مینھ، جھڑی دشت، صhra صبا، ہوا رعد، گرج

سوال 5 خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پڑ کیجئے:

جواب (الف) آئی ہوا بھی لے کر بادل کو ہرگز سے ہر کوہ و دشت کو بھی کہتے ہیں یوں ناکر جب یہ نوید پہنچی صhra میں ایک باری (ج) جب یہ نوید پہنچی گرجا کویل کی کوک آئی

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

www.USMANWEB.COM

www.USMANWEB.COM